REGD No. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ
۹ جمادی الثانی ۱۳۷۷ھ
فی پرچہ ۲ر

جلد ۴۷/۱۲ ۔ ۲۱ فتح ۱۳۳۶ھش ۔ ۲۱ دسمبر ۱۹۵۷ء ۔ نمبر ۲۹۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

ربوہ ۲۰ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل علالت طبع کے باعث نماز جمعہ پڑھانے تشریف نہ لا سکے۔ نماز مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ چونکہ احباب کو علم ہے جلسہ سالانہ کے ایام میں حضور کو پہلے سے بھی بڑھ کر کام کرنا پڑیگا اور بہت زیادہ وقت دینی امور کی سر انجام دہی میں مصروف رہنا ہوگا۔ احباب ان دنوں خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو طاقت و ہمت عطا فرمائے۔ تاکہ اس محنت شاقہ کا حضور کی صحت پر کوئی اثر نہ پڑے۔ اور حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ اُم وسیم احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ آجکل گنگا رام ہسپتال کے کمرہ نمبر ۲ میں بغرض علاج داخل ہیں۔ آنکھ کے اپریشن کے بعد آنکھ کی رگ پھٹ جانے کے باعث Hemorrhage کی شکایت پیدا ہو گئی تھی۔ اب حالت تسلی بخش بیان کی جاتی ہے۔ احباب خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت یاب فرمائے۔ آمین

مسجد ہالینڈ میں شہزادہ فواد الفیصل کی تشریف آوری

جماعت احمدیہ ہالینڈ کی طرف سے شہزادہ موصوف کی خدمت میں انگریزی ترجمۃ القرآن کی پیشکش

دی ہیگ (بذریعہ تار) مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب امام مسجد ہالینڈ مطلع فرماتے ہیں کہ سعودی عرب کے شہزادہ فواد الفیصل اور لارڈ میئر آف ریاض مورخہ ۱۲ دسمبر کو مسجد ہالینڈ میں تشریف لائے۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ ہالینڈ کی طرف سے ان کی خدمت میں خوش آمدید کا ایڈریس پیش کیا گیا۔ نیز مکرم امام صاحب نے ان کی خدمت میں انگریزی ترجمۃ القرآن کا نسخہ بطور ہدیہ پیش کیا۔ اس خصوصی تقریب میں محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور جماعت احمدیہ ہیگ کے دوسرے احباب نے بھی شرکت فرمائی۔ پریس نے اس تمام تقریب کا دستاویزی فلم تیار کیا۔

درخواست دعا

محترم جناب شیخ محمد نصیب صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانقاہ ڈوگراں کی صحت ہرنیا کے اپریشن کے بعد سے بدستور کمزور چلی آ رہی ہے۔ احباب صحت یابی کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔

چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ مبلغ سیرالیون کی ربوہ میں آمد

ربوہ ۱۹ دسمبر کل شام جناب ایکسپریس کے ذریعہ چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ سیرالیون میں تبلیغ اسلام کا فریضہ تقریباً ۴ سال ادا کرنے کے بعد ربوہ واپس تشریف لے آئے اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں اسٹیشن پر پہنچکر اپنے مجاہد بھائی کا استقبال کیا۔ دوستوں نے کافی تعداد میں پھولوں کے ہار پہنائے۔ اسٹیشن سے گاڑی کے رخصت ہونے تک فضا اللہ اکبر اور اسلام زندہ باد کے نعروں سے گونجتی رہی۔ احباب کرام دعا کریں کہ خداوند کریم ان کی مرکز سلسلہ میں تشریف آوری مبارک کرے۔ اور انہیں بیش از بیش سلسلہ کی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ سیرالیون میں کافی عرصہ بیمار رہے ہیں جس کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب آپکی صحت کاملہ کے لئے بھی دعا کریں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ دسمبر

توحید و رسالت کا اسلامی تصور

اسلام نے توحید اور رسالت کے تصورات اجاگر کرکے انسان کو ہر قسم کی بُت پرستی سے نجات دلا دی ہے۔ جو شخص حقیقی معنوں میں ایک دفعہ مسلمان ہو جاتا ہے۔ وہ کسی قسم کا بُت پوج ہی نہیں سکتا۔ کم از کم کسی ظاہری بت پرستی کا وہ کبھی مرتکب نہیں ہو سکتا۔ لا الٰہ الا اللہ کا ورد اسکو اللہ تعالےٰ کے سوا تمام ان خداؤں سے چھوڑا دیتا ہے۔ جو انسان اپنے جذبۂ عبودیت کی تسکین کے لئے خود بنا لیتا ہے۔ اور محمد رسول اللہ کا ذکر اس کے سامنے جمالی رسالت کا تصور رکھتا ہے۔ وہاں وہ ہر قسم کی انسان پرستی سے بھی چھٹکارا دلا دیتا ہے۔ اور ایک انسان سمجھ لیتا ہے۔ کہ ایک بشر اللہ تعالےٰ سے کلام کر سکتا ہے۔ لیکن وہ رہتا بشر کا بشر ہی ہے۔ وہ کوئی فوق البشر ہستی نہیں بن جاتا۔ جس کی پرستش ہمیں کرنی چاہیئے۔

اسلام نے ان دونوں تصورات کو اس طرح واضح کر دیا ہے۔ کہ غیر مسلموں کو بھی یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ مسلمان کسی طرح بت پرستی کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ مسٹر لکی جنہوں نے یورپ کی تہذیب کی تاریخ لکھی ہے۔ اور اعلےٰ پایہ کے مصنف مانے جاتے ہیں۔ اپنی ایک تصنیف میں رقمطراز ہیں کہ

”میں تاریخ انسانی کے دو واقعات سے سخت متعجب اور متاثر ہوا ہوں اول یہ کہ یونان نے تھوڑے ہی عرصہ میں دنیا کے تقریباً تمام علوم کی بنیاد رکھ دی۔ اور دوسرا یہ کہ جو قوم اسلام قبول کر لیتی ہے ظاہرا بت پرستی سے ہمیشہ کے لئے نجات حاصل کر لیتی ہے۔ پھر وہ بت پرستی نہیں کر سکتی“

یہ ایک حقیقت ہے کہ مسلمانوں کے سوا جتنے مذاہب کے لوگ ہیں کسی نہ کسی طریقے سے بت پرستی میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اور یہ بات قدیم اقوام کے متعلق ہی نہیں کہی جا سکتی۔ بلکہ اس روشنی کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو بُت پرستی میں گرفتار ہیں۔ چنانچہ بھارت اور چین میں تقریباً پوری کی پوری قومیں بت پرست ہیں۔ اور نہ صرف مندروں اور عبادت گاہوں میں بڑے بڑے بُت نصب ہیں۔ بلکہ گھروں کے اندر بھی بت استھان بنائے ہوئے ہیں اور لطف یہ ہے کہ بعض گھروں میں فرد فرد اپنا اپنا جدا بُت پوجتا ہے۔

بھارت اور چین میں صرف جاہل اور ان پڑھ لوگ ہی بت پرستی نہیں کرتے بلکہ بڑے بڑے سائنسدان فلاسفر اور نو تعلیم یافتہ بھی دیوی دیوتاؤں کے پجاری ہیں۔ بلکہ اکثر حکومتیں بھی بت پرستانہ رسومات میں حصہ لیتی ہیں۔ چنانچہ آزادی کے بعد سومنات کے مندر کی تجدید بھارت کی حکومت کی طرف سے ہی کی گئی ہے پھر بہت سے قومی کاموں میں بت پرستانہ رسوم کی پابندی کی جاتی ہے۔

اسی طرح عیسائیت اور بدھ ازم کا حال ہے۔ اگرچہ ہمارا یقین ہے۔ کہ تمام مذاہب شروع میں اللہ تعالےٰ ہی کی طرف سے ہیں۔ اور تمام مذاہب کے پیشوا دراصل اللہ تعالےٰ کے فرستادہ ہی تھے۔ مگر انسان چاہتا ہے۔ کہ وہ اپنے معبود کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے۔ اپنے ہاتھ سے چھو سکے۔ جو لوگ بُت پرستی کرتے ہیں۔ وہ یہی دلیل دیتے ہیں۔ کہ بتوں کی وجہ سے ان کی توجہ پر اثر پڑتا ہے۔ اور وہ اپنے معبود کو ٹھوس اور محسوس حالت میں پاکر اپنی توجہ کو زیادہ سے زیادہ مرتکز کر سکتے ہیں۔ لیکن اس طرح انسان اپنے لئے ایک بڑا خطرہ پیدا کر لیتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ وہ اپنے معبود کی حقیقی صفات تو بھول جاتا ہے۔ مگر اس پتھر یا تصویر کو حقیقی معبود سمجھ کر پوجنے لگتا ہے۔ جس سے طرح طرح کے روحانی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

اسلام نے رسالت کے تصور سے اس کمزوری کا قلع قمع کر دیا ہے۔ اور دکھا دیا ہے کہ انسان باوجود غیب ہونے کے اللہ تعالےٰ سے تعلق پیدا کر سکتا ہے۔ اس سے ہمکلام ہو سکتا ہے۔ اس طرح وہ اللہ تعالےٰ کے وجود کا یقینی علم حاصل کر سکتا ہے۔

اس کے باوجود اسلام کے یہ تصورات ابھی تمام اقوام تک نہیں پہنچ سکے۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر واضح کیا گیا ہے۔ بہت سے لوگ ابھی تک بُت پرستی کے ذریعہ ہی اپنے جذبۂ عبودیت کی تسکین کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک ہفت روزہ سے مندرجہ ذیل اقتباس اس امر پر روشنی ڈالتا ہے۔

”سوئٹزرلینڈ میں بمقام لاسین ایک نیا مذہبی گروہ تشکیل پذیر ہوا ہے۔ جس کے نام کا اردو ترجمہ ”قوسِ قزح“ ہوگا۔ اس نئے مذہب کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ انگلستان کی ملکہ الزبتھ ثانیہ کائنات کی عظیم دلیہ ہے۔ جسے قدرت نے تاج و تخت سے آراستہ کرکے بھیجا ہے۔ چنانچہ یہ اس کی پوجا کرتے ہیں۔ اب یہ لوگ ”ملکہ دلیہ“ کی برکات کے ساتھ دنیا کے ہزار سالہ دورِ امن کا افتتاح کرنے کی تقریب منانے والے ہیں۔

لاسین میں نچلے دریائے ٹیبس کا علاقہ وہ علاقہ ہے۔ جس کے ایک مکان میں الزبتھ ثانیہ کے معتقدین نے ایک کمرہ حاصل کرکے اسے اپنا مرکزی معبد قرار دیا ہے۔ اس کمرے میں ایک کشادہ جگہ ملکہ کا تخت بچھانے کے لئے رکھی گئی ہے۔ جو سُرخ چمڑے سے بنا ہوگا۔ اور جس کے تکیوں پر انگلستان کے شاہی نشانات آراستہ کئے جائیں گے۔

اس شان سے ملکہ دلیہ کا دربار منعقد ہوگا اور پوجا کی جائے گی۔ کیا فرق ہے لات و منات کے پجاریوں اور ملکہ الزبتھ ثانیہ کے پجاریوں کی ذہنیت میں“؟

اس سے ظاہر ہے کہ آج بھی دنیا میں اسلام کے تصورات توحید و رسالت کو پھیلانے کی کتنی ضرورت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض لوگ اسلام کے ان تصورات سے متاثر ہوئے ہیں مثلاً بھارت چین اور مغربی ممالک میں اب اللہ تعالےٰ کی توحید کے تصورات اجاگر ہو چکے ہیں۔ لیکن مندرجہ بالا مثال سے واضح ہوتا ہے۔ کہ انسان ابھی تک اسلامی توحید کے تصور سے بے بہرہ ہے۔ اور ضرورت ہے کہ وسیع پیمانہ پر تمام دنیا میں اس کی اشاعت کی جائے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

اعلان

جلسہ سالانہ کے دوران میں ۲۷ دسمبر کو رات کے ۷ بجے مجلس علمی جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ گاہ میں ایک جلسہ ہوگا۔ جس کا پروگرام حسب ذیل ہے۔

تقریر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زہد و ورع	جمیل الرحمٰن صاحب بی ایس سی	۱۰ منٹ
” مغربی افریقہ میں توسیع و اشاعت احمدیت	عبد الوہاب صاحب افریقن	۱۰ ”
” دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہوگا	قاضی نعیم الدین صاحب	۱۰ ”
” ربوہ کے متعلق میرے تاثرات	عمر جیہ صاحب افریقن	۱۰ ”
” وقف زندگی	مسعود احمد صاحب	۱۰ ”
” چین میں اسلام	محمد عثمان صاحب چینی	۱۰ ”

اس کے بعد ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم مرحوم کی تقریر ”مصلح موعود کی پیشگوئی اور اس کا ظہور“ جو انہوں نے ۱۹۵۶ء کے جلسہ سالانہ میں فرمائی تھی کا ریکارڈ سنایا جائے گا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

زیارتِ صالحین اور علم دین حاصل کرنیکی خاطر سفر کرنا موجب ثوابِ کثیر و اجرِ عظیم ہے

احادیثِ نبویہ سے ثابت ہے کہ اپنے دینی بھائیوں کی ملاقات کی غرض سے سفر کرنا گناہوں کی بخشش اور اللہ تعالےٰ کی رضا کا ذریعہ ہے

سفرِ جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت کے متعلق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

آج سے چھیاسٹھ برس قبل ۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء کو سیدنا حضرت مسیح موعود و المہدی المسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اشتہار شائع کیا جس میں حضور نے تحریر فرمایا کہ :-

"۲۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء کو مقام قادیان میں اس عاجز کے محبوں اور مخلصوں کا ایک جلسہ منعقد ہوگا...... لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔"

اس اشتہار کے شائع ہونے پر لاہور کی چینیاں والی مسجد کے امام مولوی رحیم بخش صاحب نے یہ فتویٰ صادر کیا کہ :-

"ایسے جلسہ پر جانا بدعت بلکہ معصیت ہے اور ایسے جلسوں کا تجویز کرنا محدثات میں سے ہے اور...... جو شخص اسلام میں ایسا امر پیدا کرے وہ مردود ہے۔"

اس پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء کو ایک اور اشتہار شائع فرمایا جس میں حضور نے قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے دلائل سے اس فتویٰ کی تردید کی اور ثابت فرمایا کہ جن نیک اور مقدس اغراض کے ماتحت یہ جلسہ منعقد کیا جا رہا ہے ان کی وجہ سے یہ جلسہ نہ صرف جائز بلکہ بہت ضروری اور اہم ہے اور اس میں شامل ہونے کے لئے سفر اختیار کرنا بہت ہی ثواب کا موجب ہے۔ حضور کے اس اشتہار سے جلسہ سالانہ کی اغراض اور اس کی اہمیت و عظمت پر خوب روشنی پڑتی ہے۔ اور یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اس جلسے پر آنا کتنی خیر و برکت کا موجب ہے۔

ذیل میں حضور کے اس اشتہار کے بعض حصے افادۂ احباب کے لئے شائع کئے جاتے ہیں ~~~~~~ (خورشید احمد)

"سال گزشتہ میں بمشورہ اکثر احباب یہ بات قرار پائی تھی کہ ہماری جماعت کے لوگ کم سے کم ایک مرتبہ سال میں بہ نیت استفادہ ضروریات دینی و مشورہ اعلاء کلمہ اسلام و شرع متین اس عاجز سے ملاقات کریں...... اب سُنا گیا ہے کہ اس کارروائی کو بدعت بلکہ معصیت ثابت کرنے کے لئے ایک بزرگ نے ہمت کر کے ایک مولوی صاحب کی خدمت میں ...... ایک استفتاء پیش کیا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ ایسے جلسہ پر روزِ معین پر دُور سے سفر کر کے جانے میں کیا حکم ہے ...... اس استفتاء کے جواب میں میاں رحیم بخش صاحب نے ایک طول طویل عبارت ...... لکھی ہے جس کے مختصر الفاظ یہ ہیں کہ ایسے جلسہ پہ جانا بدعت بلکہ معصیت ہے اور ایسے جلسوں کا تجویز کرنا محدثات میں سے ہے (حالانکہ علم دین کے لئے سفر کرنے کے بارے میں صرف اجازت ہی نہیں بلکہ قرآن اور شارع علیہ السلام نے اس کو فرض ٹھہرا دیا ہے ......

...... اب سوچو کہ جس حالت میں یہ عاجز اپنے صریح صریح اور ظاہر ظاہر الفاظ سے اشتہار میں لکھ چکا کہ یہ سفر ہر یک مخلص کا طلب علم کی نیت سے ہوگا۔ پھر یہ فتویٰ دینا...... کس قدر دیانت اور امانت اور تقویٰ اور طہارت سے دُور ہے......

تعجب ہے کہ مولوی صاحب نے اس عاجز کا نام مُردہ تو رکھ دیا مگر آپکو وہ حدیثیں یاد نہ رہیں جن میں طالب علم کے لئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی نسبت ترغیب دی ہے اور جن میں ایک بھائی مسلمان کی ملاقات کے لئے جانا موجب خوشنودی خدائے عزّ و جلّ قرار دیا ہے اور جن میں سفر کر کے زیارتِ صالحین کرنا موجب مغفرت اور کفارہ گناہان لکھا ہے ...... یہ

بات ظاہر ہے کہ تمام مسلمانوں کو مختلف اغراض کے لئے سفر کرنے پڑتے ہیں کبھی سفر طلبِ علم ہی کے لئے ہوتا ہے...... اور کبھی زیارت صالحین کے لئے سفر کرتے ہیں جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اویس قرنی کے ملنے کے لئے سفر کیا تھا...... اور کبھی سفر اپنے مرشد کے ملنے کے لئے (ہوتا ہے) جیسا کہ ہمیشہ اولیاء کبار جن میں حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ اور حضرت بایزید بسطامی اور حضرت معین الدین چشتی اور حضرت مجدد الف ثانی بھی ہیں۔ اکثر اس غرض سے بھی سفر کرتے رہے۔ جن کے سفر نامے اکثر انکے ہاتھ کے لکھے ہوئے اب تک پائے جاتے ہیں...... یہ تمام قسم سفر کی قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی رو سے جائز ہیں۔ بلکہ زیارت صالحین اور ملاقات اخوان

اور طلبِ علم کے سفر کی نسبت احادیث صحیحہ میں بہت کچھ حث و ترغیب پائی جاتی ہے...... صحیح بخاری کا صفحہ ۱۶ کھول کر دیکھو کہ سفر طلب علم کے لئے کس قدر بشارت دی گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ من سلک طریقاً یطلب بہٖ علماً سھل اللہ لہٗ طریق الجنّۃ۔ یعنی جو شخص طلب علم کے لئے سفر کرے اور کسی راہ پر چلے تو خدا تعالےٰ بہشت کی راہ اس پر آسان کر دیتا ہے ...... اے ناخدا ترس آنکھ کھول اور پڑھ کر اس اشتہار ۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء کا کیا مضمون ہے۔ کیا اپنی جماعت کو طلب علم اور مشکلاتِ دینی اور ہمدردی اسلام اور برادرانہ ملاقات کے لئے بلایا ہے یا اس میں کسی اور میلہ تماشہ اور راگ اور سرود کا ذکر ہے...... آپ کو فتویٰ لکھنے کے وقت وہ حدیثیں یاد نہ رہیں جن میں علم دین کیلئے اور اپنے شبہات دُور کرنے کے لئے اور اپنے دینی بھائیوں اور عزیزوں کو ملنے کے لئے سفر کرنے کو موجب ثوابِ کثیر و اجرِ عظیم قرار دیا ہے۔ بلکہ زیارتِ صالحین کے لئے سفر کرنا قدیم سے سُنّتِ سلفِ صالح چلی آئی ہے۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ جب قیامت کے دن ایک شخص اپنی بداعمالی کی وجہ سے سخت مواخذہ میں ہوگا تو اللہ جلّ شانہٗ اس سے پوچھے گا۔ کہ فلاں صالح آدمی کی ملاقات کے لئے کبھی تو گیا تھا؟ تو وہ کہے گا بالارادہ تو کبھی نہیں گیا مگر ایک دفعہ ایک راہ میں اس کی ملاقات ہوگئی تھی۔ تب خدا تعالےٰ کہے گا کہ جا بہشت میں داخل ہو جا۔ مَیں نے اس ملاقات کی وجہ سے تجھے بخش دیا...... حدیث سے بھی یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے۔ کہ جو لوگ طلب علم یا دینی ملاقات کے لئے کسی اپنے مقتدا کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیں وہ اپنی گنجائش فرصت کے لحاظ سے ایک تاریخ مقرر کر سکتے ہیں۔ جس تاریخ میں وہ بآسانی اور بلا حرج حاضر ہوسکیں اور یہی صورت ۲۷؍دسمبر کی تاریخ میں ملحوظ ہے...... امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں کسی دینی تعلیم کی مجلس پر تاریخ مقرر کرنے کے لئے ایک خاص باب منعقد کیا ہے۔ جس کا یہ عنوان ہے من جعل لاھل العلم ایاماً معلومۃ یعنی علم کے طالبوں کے افادہ کیلئے خاص دنوں کا مقرر کرنا بعض صحابہ کی سُنّت ہے۔" (اشتہار ۱۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء)

اذان اور دنیاوی باتیں

از مکرم مولوی قمر الدین صاحب ربوہ

نماز ایک پاکیزہ عمل ہے۔ جس کی طرف بلانے کے لئے اسلام میں اذان کا طریق جاری کیا گیا ہے۔ بعض لوگ اذان کے وقت بھی اپنی دنیاوی باتیں جاری رکھتے ہیں۔ حالانکہ جب "اللہ اکبر" مؤذن کہے تو اللہ کے نام پر خاموش ہونا چاہیئے اور جو کلمات مؤذن کہتا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ کہتے جائیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو ابن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما یقول۔ کہ جب تم اذان سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے۔ اسی طرح کہو۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۵۶/۵۷)

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے۔ تو سننے والا بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اور جب مؤذن اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہے تو سننے والا بھی یہی کہے۔ اور جب مؤذن اشہد ان محمداً رسول اللہ کہے تو سننے والا بھی یہی کہے۔ پھر جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ کہے۔ تو سننے والا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہے۔ اور جب مؤذن حی علی الفلاح کہے۔ تو سننے والا لاحول ولا قوۃ الخ پڑھے اور جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ کہے۔ تو سننے والا بھی یہی کہے۔ اور یہ سارے کلمات پوری توجہ اور دل سے کہے۔ تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

(رواہ مسلم)

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ اذان سننے والے کو وہ کلمات ساتھ ساتھ کہنے چاہئیں جو مؤذن کہتا ہے۔ اور یہ بڑے ثواب کی بات اور بڑی نیکی ہے۔ جو جنت میں داخل کرنے کا موجب ہے۔

اس جگہ یہ ذکر کرنا مناسب ہوگا۔ کہ حدیث مذکورہ میں ہے۔ کہ تمام کلمات تو مؤذن کی طرح سننے والا کہتا جائے لیکن جب مؤذن کہے۔ حی علی الصلوٰۃ تو سننے والے کو کہنا چاہیئے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ بعض لوگ لاحول ولا قوۃ الخ کے معنے نہیں سمجھتے اور لاحول میں حول کو پنجابی لفظ خیال کرتے ہیں۔ اور اس طرح صحیح مفہوم نہیں سمجھ سکتے۔ ایسے احباب کے لئے یہ بتانا ضروری ہے۔ کہ حول عربی لفظ ہے اور اس کے معنی بھی طاقت کے ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :-

وکیف الوصول الی مدارج شکرہ
نثنی علیہ ولیس حول تثناء

اور لغت میں ہے الحول :- القدرۃ والصلوٰۃ علی التصرف یقال "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" ای لاحرکۃ ولا قوۃ الا بمشیئۃ اللہ (منجد) کہ حول قدرت اور قوت علی تصرف کا نام ہے۔ اور حی علی الصلوٰۃ کے سننے پر لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہنے کے یہ معنے نہیں کہ مؤذن کہتا ہے۔ آؤ نماز کے لئے۔ اور آؤ کامیابی کی طرف تو سننے والا دوکاندار یا ملازم یا زمیندار ہے۔ وہ کسی کام میں مشغول اور پھنسا ہوا ہے۔ اور اس کا وہاں سے چھوٹنا بڑا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ تو اس موقعہ پر اسے دو قوتوں کی ضرورت ہے اس کام سے چھوٹنا اور نماز جیسے پاکیزہ عمل میں لگ جانا۔ دو قوتوں کو چاہتا ہے۔ تو اسلام نے "لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" کا پاکیزہ ورد سکھایا کہ حی علی الصلوٰۃ سننے والے کو لاحول ولا قوۃ الخ پڑھنا چاہیئے کہ اے خدایا۔ مؤذن تو مجھے نماز کے لئے بلا رہا ہے۔ اور میں اس کام میں مشغول و مصروف ہوں۔ اس کام سے چھوٹنا اور نماز ایسے پاکیزہ عمل میں لگ جانا دو قوتوں کو چاہتا ہے۔ میں اس کام کو چھوڑ بھی اللہ بلند اور عظمت والے کی مدد سے سکتا ہوں اور نماز ایسے پاکیزہ عمل میں لگ بھی اللہ۔ بلند اور عظمت والے کی مدد سے سکتا ہوں۔ اگر سننے والا یہ کیفیت اپنے ذہن میں لائے۔ تو یقیناً اسے خدا کی طرف سے مدد ملتی ہے۔ اور اسے خدا کی حضوری کا موقعہ ملتا ہے۔

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ اذان کے وقت اگر دینی باتیں اور دینی مکالمہ ہوتا ہو تو اس کے جاری رکھنے میں کوئی حرج نہیں چنانچہ فتاویٰ میں ہے :-

(الف) "عصر کی اذان ہوئی اور نواب صاحب اور شیر علی خاموش ہو گئے حضرت اقدس امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اذان میں باتیں کرنی منع نہیں ہیں۔ آپ لوگ اگر کچھ اور بات پوچھنا چاہتے ہیں تو پوچھ لیں۔ کیونکہ بعض باتیں انسان کے دل میں ہوتی ہیں۔ اور وہ کسی وجہ سے ان کو نہیں پوچھتا۔ اور پھر رفتہ رفتہ وہ بُرا نتیجہ پیدا کرتی ہیں۔ جو شکوک پیدا ہوں۔ انکو فوراً باہر نکالنا چاہیئے۔ یہ بڑی غذا کی طرح ہوتی ہیں اگر نہ نکالی جائیں تو سو ہضمی ہو جاتی ہے"

(فتاویٰ ص۱۵)

نیز لکھا ہے :-

(ب) "۲ر اپریل ۱۹۰۲ء کو ایک شخص اپنا مضمون اشتہار دربارہ طاعون سنا رہا تھا۔ اذان ہونے لگی۔ وہ چپ ہو گیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ پڑھتے جاؤ"

(الحکم مئی ۱۹۰۲ء)

جلسہ سالانہ کے موقع پر راولپنڈی سے سپیشل گاڑی کا انتظام
گرد و نواح کی جماعتوں کیلئے ضروری اعلان

جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک سپیشل ٹرین مورخہ ۲۴ر دسمبر سنہ کو ۸۔۰۰ بجے شام راولپنڈی سے ربوہ کے لئے چلانے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ گرد و نواح کی جماعتوں خاص طور پر کیمبل پور۔ ایبٹ آباد۔ مری۔ آزاد کشمیر وغیرہ سے درخواست ہے کہ وہ اس سپیشل ٹرین پر سفر کریں۔ نیز سابق صوبہ سرحد کی جماعتوں کے احباب مثلاً پشاور نوشہرہ۔ کوہاٹ۔ مردان سے بھی درخواست ہے کہ وہ راولپنڈی پہنچ کر اس ٹرین سے سفر کریں۔

نیز اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ ربوہ کے لئے ٹکٹ راولپنڈی سے خریدا جائے۔

(امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیالکوٹ سے سپیشل گاڑی

امسال جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر سیالکوٹ سے مورخہ ۲۵ر دسمبر سنہ بروز جمعرات بوقت ۹ بجے صبح ایک سپیشل گاڑی چلے گی۔ جو کہ ربوہ چار بجے شام انشاء اللہ تعالیٰ پہنچ جائے گی۔ ناروال سے بھی دو ڈبے صبح ۵۵۔۵ کو چلنے والی گاڑی کے ساتھ لگا دیئے جائیں گے۔ جو سیالکوٹ آکر سپیشل گاڑی کے ساتھ لگا دیئے جائیں گے۔ قلعہ صوبہ سنگھ۔ پسرور۔ چونڈہ کے اسٹیشنوں پر سے سوار ہونے والے دوست اس سے فائدہ اٹھائیں۔

ریلوے ایجنسی واقعہ ٹرنک بازار شہر سیالکوٹ سے ریلوے ٹکٹ برائے ربوہ مل سکتے ہیں۔ ایک سپیشل گاڑی ناروال سے مورخہ ۲۵ر دسمبر سنہ بروز جمعرات چلائی جائے گی۔

(قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

پتہ مطلوب ہے

عبد الغفور ولد بختاور مرحوم قوم جوئیہ سکنہ ٹھٹھہ جوئیہ۔ عمر قریباً ۲۰ سال رنگ سانولہ عرصہ تین سال سے لاپتہ ہے۔ اس کے گھر والے سخت پریشان ہیں۔ جس کسی صاحب کو علم ہو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

(رائے شمشیر خان جوئیہ دفتر مقامی اصلاح و ارشاد ربوہ)

درخواست دُعا

خاکسارہ کی خالہ غلام فاطمہ صاحبہ منٹگمری میں بعارضہ پیچش و سنگرہنی بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(عزیز سلطانہ اہلیہ حکیم محمد عبد العزیز صاحب عقب گول بازار ربوہ)

تحریک امدادِ باہمی پر ایک نظر

(۳)

قرضہ دینے والی انجمنیں (زرعی)

پوری تحریک میں یہ انجمنیں سب سے زیادہ اور سب سے اہم ہیں۔ متحدہ ہندوستان میں ان کا تناسب ۷۰ فی صد تھا۔ پاکستان میں یہ تناسب قدرے کم ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قیام پاکستان کے بعد تجارت کا میدان سرمایہ اور کارکنوں کے اعتبار سے قریب قریب خالی تھا۔ اس لئے نئی انجمنیں زیادہ تر غیر زرعی اور مختلف المقاصد قائم ہوئیں۔ تاہم تحریک کا نظام حقیقۃً انہی انجمنوں کا نظام ہے یہ انجمنیں زرعی علاقوں میں ہیں۔

(ا) اپنے ارکان کو پیدا آور اغراض کے لئے کم سے کم مقدار میں زیادہ سے زیادہ مدت کے لئے قرضہ دیتی ہیں۔ کچھ قرضے معاشرتی رسوم کی ادائیگی کے لئے بھی دیئے جاتے ہیں۔

(ب) قرض ذاتی ساکھ کے علاوہ شخصی ضمانت پر دیا جاتا ہے۔ اور بعض صورتوں میں جائیداد بھی مکفول کی جاتی ہے۔

(ج) قرضہ دیتے وقت ادائیگی اور واپسی کی مدت اور قسط معین کی جاتی ہے مثلاً ایک قرضہ دو سال کی میعاد پر دیا گیا ہے تو اس کی چار ششماہی قسطیں مقرر کی جاتی ہیں۔ مقروض ہر فصل پر کچھ نہ کچھ واپس کرنیکا پابند ہوتا ہے۔

(د) ہر انجمن کے فیصلے اجلاس عام میں ہوتے ہیں۔ جس میں تمام اراکین یا ان کی اکثریت شامل ہوتی ہے۔ اور ان فیصلوں پر مجلس انتظامیہ کے ذریعے عمل ہوتا ہے اس سے اپنی مدد آپ اور باہمی تعاون کا جذبہ بڑھتا ہے۔

(س) انجمن کے کام کا معائنہ اور سالانہ پڑتال محکمے کے افسروں کے ذمہ ہے۔

(ش) حکومت ایسی انجمنوں کو رسوم تمسک اور رجسٹریشن وغیرہ کی معافی دیتی ہے ہر تمسک بغیر کسی ٹکٹ لگانے کے بھرا جاتا ہے اور اندراجات کی کوئی فیس نہیں لی جاتی۔

(ص) ہر انجمن کے لئے ریزرو فنڈ لازمی ہوتا ہے۔ اس میں منافع کا ایک حصہ جمع ہوتا رہتا ہے۔

زرعی طبقوں کی دوسری انجمنیں

ان انجمنوں میں بہتر زراعت کی انجمنیں ہیں جو اپنے اراکین کو بروقت بیج۔ کھاد اور آلاتِ کشاورزی مہیا کرتی ہیں۔ ان انجمنوں کے ساتھ ساتھ مشترکہ کاشت کی بعض انجمنیں ہیں حصول آزادی کے بعد انہوں نے اچھا کام کیا ہے۔

بہتر تجارت کی انجمنیں ہیں۔ ان کا کام زرعی پیداوار کو سنبھالنا۔ ان کے لئے مناسب بازار تلاش کرنا اور انہیں مناسب داموں پر فروخت کرنا ہے۔ یہ انجمنیں اس بے اصولی اور دھاندلی کو ختم کرنے کے لئے معرض وجود میں آئی تھیں جو آڑھتی۔ دلال اور کمیشن ایجنٹ کاشتکار سے منڈیوں میں روا رکھتے تھے۔ آزادی تک ان کا کام روبہ ترقی تھا۔ اس سے ان انجمنوں کا کاروبار مدھم پڑ گیا۔

بہتر بودوباش کی انجمنیں۔ ان کو انجمن ہائے اصلاح رسوم بھی کہا جاتا ہے۔ در اصل یہ دیہی تنظیم اور معاشرتی بہبود کے مقامی ادارے ہیں۔ ان کے ذمہ صحت عامہ صفائی غیر ضروری رسوم کی بیخ کنی وغیرہ کے کام ہیں۔ یہ انجمنیں سب سے پہلے صوبہ پنجاب میں قائم ہوئی تھیں جہاں مختلف برادریوں میں ناک رکھنے کے مقابلے زوروں پر تھے۔

آب پاشی اور استعمال اراضی کی انجمنیں اپنے اراکین کے لئے آبپاشی کی سہولتیں فراہم کرتی ہیں۔ سابق پنجاب میں چونکہ نہری نظام اعلےٰ درجہ کا تھا اس لئے یہاں یہ انجمنیں رواج نہ پا سکیں۔ البتہ استعمال اراضی کی انجمنوں نے مغربی پاکستان کے بعض خطوں میں خصوصاً سابق پنجاب اور صوبہ سرحد میں بہت اہم کام سرانجام دیا۔ اور غیر اقتصادی بکھرے ہوئے ٹکڑوں کو ایک جگہ کرنے میں بہت کامیابی حاصل کی۔

ان انجمنوں کا کاروبار زیادہ وسیع نہ ہو سکا۔ اس لئے کہ دیہات میں اکثریت ان پڑھ لوگوں کی ہے جو ان انجمنوں کے اصول و قواعد اور مقاصد و فوائد سے دلچسپی نہیں رکھتے۔ ان کے مقابلے میں قرضہ انجمنوں کا کام چلانا بھی نسبتاً آسان ہے اور قرضہ زرعی طبقوں کی ایک شدید ضرورت بھی ہے۔ اس لئے قرضہ انجمنیں زیادہ کامیاب ہوئیں۔

غیر زرعی انجمن ہائے قرضہ

یہ انجمنیں زیادہ تر شولز ڈلش کی مجوزہ انجمنوں کے اصول پر قائم ہیں۔ اور ان کا حلقہ اثر شہروں کے علاوہ دیہات میں رہا۔ ان کی رو سے عوامی بنک قائم ہوئے جو زیادہ تر بمبئی اور مدراس میں تھے۔ قیام پاکستان کے بعد لاہور میں بھی ایک بنک انہی اصولوں پر قائم ہوا جو کامیابی سے چل رہا ہے۔ ان کے علاوہ کفایت شعاری کی انجمنیں ہیں جو اپنے ارکان میں بچت اور کفایت کی تحریک کرتی رہتی ہیں۔ ان کی پس انداز رقوم کو امانتاً رکھتی ہیں اور قرضہ بھی دیتی ہیں سرکاری ملازمین کی انجمنیں۔ ان کا ہمارے ہاں رواج کم ہے۔ قرضہ انجمنیں بڑی ہیں اور ایک دفتر کے ملازم مل جل کر انہیں قائم کرتے ہیں۔ اسی طرح دستکاروں اور کارخانوں کے مزدوروں کی انجمنیں ہیں جو کم شرح سود پر قرضہ حاصل کرنے کے لئے قائم کی جاتی ہیں۔ اور محکمہ ان کی نگرانی اور سرپرستی کرتا ہے۔

قرضہ نہ دینے والی غیر زرعی انجمنیں

یہ انجمنیں غیر زراعت پیشہ لوگوں کے لئے قرض فراہم نہیں کرتیں بلکہ دوسری کاروباری سہولتیں بہم پہنچاتی ہیں۔ ان میں خام مال کی خرید و فروخت اور مصنوعات کی فروخت کی انجمنوں کو کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ یہ انجمنیں تھوک نرخ پر جو مقابلۃً ارزاں ہوتا ہے، کاریگروں کے لئے سوت چمڑا وغیرہ خریدتی ہیں۔ پھر ان کی مصنوعات کو اچھے نرخوں پر فروخت کرتی ہیں۔

کو اپریٹو سٹورز۔ ان کو آپ شہری صارفین کی انجمنیں کہیئے۔ اگرچہ یہ انجمنیں محدود سے چند ہیں۔ لیکن بڑی کامیابی سے چل رہی ہیں یہ انجمنیں ضرورت کی چیزیں تھوک نرخ سے خریدتی ہیں اور کم منافع پر بیچتی ہیں۔ ان میں بعض انجمنیں تو ایسی ہیں جن کا کاروبار صرف اپنے اراکین تک محدود ہے یا جس محکمے کی طرف سے ہوں صرف اس محکمے ملازمین تک۔ لیکن ایسی انجمنیں بھی ہیں جو عام صارفین سے معاملہ کرتی ہیں۔

جلسہ سالانہ پر جمع صلوٰتین

جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ کے موقعہ پر شرعی اور وقتی ضرورت کے ماتحت بعض اوقات نمازیں جمع ہوتی ہیں جمع صلوٰتین کے متعلق کئی مرتبہ مسئلہ بیان کیا جا چکا ہے۔ مگر ابھی تک بعض احباب غلطی کر جاتے ہیں۔ ایسے احباب کے لئے یہ مسئلہ درج ذیل کیا جاتا ہے — جمع صلوٰتین کی صورت میں اگر کوئی شخص مسجد میں آئے اور امام دوسری نماز پڑھا رہا ہو تو اگر اسے علم ہو جائے کہ پہلی نماز ہو چکی ہے اور دوسری ہو رہی ہے تو آنے والے دوست کو چاہیئے کہ امام کے ساتھ نماز میں نہ ملے۔ بلکہ پہلے پہلی نماز پڑھے اور بعد میں دوسری نماز کے لئے امام کے ساتھ ملے۔ اس کے متعلق حدیث شریف میں آتا ہے۔ اذا اُقیمت الصّلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ۔ کہ جب امام نماز کھڑی کر دے تو اس وقت کوئی نماز نفل یا سنت کی نہیں ہو سکتی سوائے فرضی نماز کے پس آنے والا پہلی نماز پڑھ سکتا ہے۔ لیکن اگر آنے والے کو پتہ نہیں لگا کہ کونسی نماز ہو رہی ہے اور وہ پہلی نماز کی نیت سے دوسری نماز میں امام کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔ نماز کے بعد اسے پتہ لگا کہ یہ دوسری نماز تھی۔ تو جو امام کی نماز ہے وہ اس کی ہو گئی۔ اور پہلی نماز بعد میں پڑھ لے۔ واضح ہو کہ فوت شدہ نماز عصر کی نماز کے بعد بھی ہو سکتی ہے جماعت کے ائمۃ الصلوٰۃ اور سیکرٹریان اصلاح و ارشاد کو چاہیئے کہ اپنے اپنے ہاں احباب کو اس مسئلہ سے واقف کر دیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

درخواست دعا

محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ پیر محمد یوسف شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر کلو بار ضلع لاہور بعارضہ درد شقیقہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین میاں رفیع احمد بی۔ اے آنرز دارالصدر۔ ربوہ

دعائے نعم البدل: میرے ماموں مکرم محمد عاشق صاحب کارکن دفتر محاسب کا خورد سالہ بچہ محمد افضل ۲۳؍۵ کو وفات پا گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ (مقبول احمد ذبیح)

جامعہ احمدیہ کی ضرورت

تعلیم کا یہ مسلّمہ اصول ہے کہ طلباء کی بہتر تربیت کے لئے عمدہ ماحول بے حد ضروری ہے یہ ماحول معنوی بھی ہوتا ہے اور ظاہری بھی

جامعہ احمدیہ کے واقفین سلسلہ کے نمائندہ ہیں۔ان سفراء کی عمدہ تربیت ایک خاص ماحول کی متقضی ہے اور یہ ماحول ہم سب نے مل کر پیدا کرنا ہے۔یوں تو سلسلہ کے تمام ادارے امداد باہمی کی بنیاد پر ہی چل رہے ہیں۔لیکن یہ ادارہ تو خالص قوم کی توانائی کا مظہر ہے

لیکن مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی عار نہیں کہ ابھی تک جس قسم کا ماحول اس ادارہ کو درکار ہے ہمیں حاصل نہیں۔طلباء کے لئے صحیح عمارت میسر نہیں۔کچی عمارت کا ایک حصہ تو برسات میں بالکل گر چکا ہے اور عزیز طلباء کو رہائش کی سخت دقت ہے۔ ایسے حالات میں میں احباب جماعت کے سامنے یہ اپیل لے کر آیا ہوں کہ سلسلہ کی اس عمارت کی تکمیل کے لئے ابھی آپ کی مساعی کی بے حد ضرورت ہے۔

اس سے پہلے جامعہ کی عمارت کے لئے بعض مخیر احباب نے پورے پورے کمرے کا خرچ دیا ہے۔ اور بعض نے اپنی استطاعت کے مطابق گرانقدر عطیات ارسال فرمائے ہیں۔لیکن ابھی آپ کا یہ عزیز ادارہ اپنی تکمیل کے لئے آپ کی کوششوں کا مرہون منت ہے

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

وقف جدید کے لئے مزید واقفین کی ضرورت

وقف جدید کی تحریک پر مخلصین نے لبیک کہتے ہوئے جہاں مالی پیشکش کی ہے وہاں اپنے تئیں وقف بھی کیا ہے۔احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ ابھی مزید واقفین کی ضرورت ہے۔اس لئے جس قدر دوست اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے تئیں وقف کر سکتے ہیں وہ جلد از جلد اپنے اسماء سے دفتر وقف جدید کو اطلاع دیں

انچارج وقف جدید۔ ربوہ

ضروری اعلان

برائے حصہ داران مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان

بسلسلہ مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان جملہ حصہ داران کمپنی مذکور کی جنرل میٹنگ میں حاضری ضروری ہے۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا جملہ حصہ داران کمپنی سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ بتاریخ ۲۷/۱۲/۵۸ بروز ہفتہ بمقام ربوہ دفاتر تحریک جدید کے کمیٹی روم میں تشریف لا کر اجلاس میں شمولیت فرمائیں۔ جملہ حصہ داران کی حاضری نہایت ضروری ہے

المعلن محمود الحسن قریشی مینیجر مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان حال سرگودھا

ضرورت رشتہ

ایک مخلص نوجوان کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ ان کی پہلی بیوی وفات پا چکی ہے۔ دو سو روپے ماہوار سرکاری دفتر میں ملازم ہیں۔خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے۔

(ا ح معرفت ایڈیٹر الفضل ربوہ)

ولادت

میری ہمشیرہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مقبول احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ نومولود کی درازی عمر خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کی دعا فرمائیں۔

(انور شاہدہ اہلیہ مولوی محمد صدیق صاحب مربی راولپنڈی)

مینیجر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں اور پتہ خوشخط لکھا کریں

نقشہ فرودگاہ مہمانان کرام

جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء

جلسہ سالانہ ۵۸ء کے موقعہ پر جماعتوں کی قیام گاہوں کا نظامت وار نقشہ درج ذیل ہے۔احباب نوٹ فرمالیں۔

نظامت دارالعلوم

ناظم :- پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب

جوائنٹ ناظم :- صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب

نام جماعت	قیام گاہ	افسر مہمان نوازی
لائلپور شہر و ضلع سرگودھا شہر و ضلع	جامعہ احمدیہ تعلیم الاسلام کالج ہال	مولوی عبدالخالق صاحب عبدالرشید صاحب غنی بی۔ایس۔سی
لاہور شہر و ضلع راولپنڈی کیمبل پور بہاولپور ڈویژن	تعلیم الاسلام کالج	چوہدری عطاء اللہ صاحب ایم اے و مرزا انس احمد صاحب
گوجرانوالہ شہر و ضلع سیالکوٹ شہر و ضلع	فضل عمر ہوسٹل بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول	سعید اللہ خان صاحب ایم اے چوہدری غلام رسول صاحب بی اے بی ٹی
منٹگمری ضلع و شہر ضلع ملتان و شہر ضلع میانوالی مظفرگڑھ ڈیرہ غازیخاں گجرات ضلع و شہر خیرپور و حیدرآباد ڈویژن	تعلیم الاسلام ہائی سکول	قریشی سمیع اللہ صاحب

نظامت دارالرحمت

ناظم :- صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب

جوائنٹ ناظم :- سید مسعود احمد صاحب

نام جماعت	قیام گاہ	افسر مہمانان نوازی
شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ شہر	پرائمری سکول۔ عمارت جدید محلہ دارالرحمت وسطی فیکٹری چوہدری فرزند علی صاحب دارالرحمت غربی	پروفیسر مولوی محمد الدین صاحب ایم اے میجر محمد اسمٰعیل صاحب

نظامت دارالصدر

ناظم :- صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

نام جماعت	قیام گاہ	افسر مہمان نوازی
کراچی۔ کوئٹہ۔ بلوچستان و مشرقی پاکستان سابق صوبہ سرحد و آزاد کشمیر	دارالضیافت دفاتر تحریک جدید	قریشی مقبول احمد صاحب مولوی نورالحق صاحب انور
جھنگ ضلع و شہر جہلم شہر و ضلع قادیان و بھارت	نصرت گرلز ہائی سکول	ظفر احمد صاحب ونیس ایم اے و حمید اللہ صاحب ظفر ایم اے

ناظم مکانات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی تصانیف کی اشاعت

اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی تصانیف کی وسیع اشاعت کے پیش نظر اعلیٰ درجہ کے ٹائپ پر طبع کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے جو فی زمانہ بلاد اسلامیہ اور دیگر بیرونی ممالک کے مذاق یافتہ جدید طرز طباعت کے مطابق اور مقبول عام ہے

اب تک مندرجہ ذیل کتب شائع ہو چکی ہیں :-

تحفہ بغداد قیمت ۸
الاستفتاء (مع فوٹو حضور اقدس و ڈاکٹر ایگزنڈر ڈوئی)
التعلیم ترجمہ کشتی نوح حصہ تعلیم ۶ آنے

یہ کتب آپ کے لئے روحانی مائدہ اور آپ کے احباب کے لئے بہترین روحانی تحفہ اور آپ کی لائبریری کی زینت ہیں۔

مینجنگ ڈائریکٹر اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

قرآن مجید مترجم

حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کا سلیس اردو ترجمۃ القرآن اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ کی زیر سرپرستی مکتبہ اشاعۃ القرآن نے ۲۰×۲۶/۸ کے موزوں سائز میں اعلیٰ سفید کاغذ پر شائع کیا ہے۔ شروع میں مضامین قرآنی پر ایک جامع انڈکس شامل کیا گیا ہے جس سے ہر خاص و عام کے لئے ترجمہ کی افادیت میں اضافہ ہو گیا ہے۔

مکتبہ اشاعۃ القرآن گول بازار ربوہ (متصل نصرت آرٹ پریس) اور دفتر اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن کے علاوہ جلسہ سالانہ کے ایام میں ربوہ کے تمام کتب فروشوں سے مل سکے گا۔ ہدیہ آٹھ روپے صرف

مینجنگ ڈائریکٹر آرپیکو ربوہ

تفسیر صغیر اور احباب جماعت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریر فرمودہ تفسیر صغیر قرآنی حقائق و معارف کا ایک بے نظیر خزینہ ہے۔ اس تفسیر نے قرآن پاک کے مطالب کو سمجھنے اور اس کے حقائق سے آگاہ ہونے کو نہایت آسان کر دیا ہے۔ پچھلے جلسہ سالانہ پر یہ تفسیر تھوڑی تعداد میں تیار ہوئی تھی۔ اور جماعت کے بہت سے دوست اس سے محروم رہ گئے تھے۔ اب مزید تھوڑی سی تعداد میں تفسیر تیار کرائی گئی ہے۔ دو جلدوں میں بھی اور ایک جلد میں بھی

پس وہ دوست جنہوں نے ابھی تک تفسیر کو حاصل نہیں کیا جلسہ پر پہنچتے ہی فوراً حاصل کر لیں۔ کیونکہ اگر یہ تعداد ختم ہو گئی۔ تو نہ معلوم کب تک انتظار کرنا پڑے

ملنے کا پتہ :- ادارۃ المصنفین (متصل مسجد مبارک) ربوہ ضلع جھنگ

دو نئی کتابیں

(۱) المبشرات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے الہامات اور کشوف کا مجموعہ۔ حجم ۳۲۵ صفحات ۲۰×۲۶/۸

(۲) تاریخ احمدیت از ابتداء تا ۱۸۸۰ء کے حالات تک حجم ۳۰۰ صفحات ۲۰×۲۶/۸

دونوں کتابیں مجلد ہیں اور تیار ہو چکی ہیں۔ اور دونوں کی قیمت پانچ پانچ روپے ہے۔ دوست جلدی جلدی یہ کتب حاصل کر لیں۔

ملنے کا پتہ: ادارۃ المصنفین (متصل مسجد مبارک) ربوہ ضلع جھنگ

چینی کا کارخانہ جھنگ میں

لائلپور ۱۹ دسمبر۔ کمشنر ملتان ڈویژن مسٹر اے ایم کے لغاری نے یہ سفارش کی ہے کہ چینی کا کارخانہ لائل پور کی بجائے جھنگ میں قائم کیا جائے۔ یاد رہے پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن لائلپور میں چینی کا کارخانہ قائم کرنا چاہتی تھی اس لئے حکومت نے کارپوریشن کو زمین دینا منظور کر لیا تھا۔ اب کمشنر نے کارپوریشن کو ایک خط لکھا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ لائلپور پہلے ہی ایک صنعتی علاقہ ہے لہذا غیر صنعتی یونٹ قائم کرنا زیادہ مفید ثابت ہو گا۔

اسوان بند کے متعلق روسی مصری سمجھوتہ

قاہرہ ۱۸ دسمبر۔ قاہرہ ریڈیو نے کل کہا اسوان بند کے منصوبہ پر کام کے پہلے مرحلہ کے متعلق روس اور مصر کے سمجھوتہ پر آئندہ ہفتے کے اوائل میں دستخط ہو جائیں گے۔ ریڈیو نے کہا، کل مصری اور روسی ماہرین کے ایک اجلاس میں سمجھوتہ کے متن پر اتفاق رائے ہو گیا تھا

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس	گیارھویں سروس	بارھویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸½	۱۰	۱۰½	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۴½	۵½	۷	۸½	۹½	۱۰½	۱۳	۱۳½	۱۵	۱۶	
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱½									
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱½									

نوٹ: لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے
(جنرل مینیجر)